REGD NO. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰/ ۔

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۰ نبوت ۱۳۳۶ھش ۲۰ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۷۴

کشمیر کے متعلق پانچ طاقتی قرارداد حفاظتی کونسل میں پیش کر دی گئی

”تقریر کے دوران کرشنا مینن غصّہ میں آگئے اور ان کے لئے اپنی آواز پر قابو پانا مشکل ہوگیا“

نیویارک ۱۹ ر نومبر۔ کل رات کشمیر کے بارے میں پانچ طاقتی قرارداد باضابطہ طور پر سلامتی کونسل میں پیش کر دی گئی یہ قرارداد جو امریکہ برطانیہ آسٹریلیا کولمبیا اور فلپائن کی طرف سے ہے امریکی نمائندے نے پیش کی۔ اس میں اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر فرینک گراہم سے کہا گیا ہے کہ وہ پھر ہندوستان اور پاکستان جائیں۔ اور انہیں ریاست جموں و کشمیر سے فوجیں ہٹانے پر رضامند کریں۔ قرارداد پیش ہونے سے قبل ہندوستانی نمائندے مسٹر کرشنا مینن نے تقریر کرتے ہوئے کہا میرا ملک پانچ طاقتوں کی اس تجویز کے سخت خلاف ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم کو دوبارہ ہندوستان اور پاکستان بھیجا جائے۔ ایک اخباری نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ مسٹر مینن کی یہ تقریر بہت جلی کٹی تھی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ بُری طرح غصہ میں آ گئے ہیں ان کی یہ حالت دیکھ کر عراقی نمائندے نے تقریر کے دوران انہیں دو دفعہ ٹوکا کہ وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھیں۔ مسٹر مینن نے کہا عراق پاکستان کا ساتھی ہے۔ اس لئے وہ ایسا کہنے پر مجبور ہے۔ انہوں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے برطانیہ پر الزام لگایا۔ کہ وہ کشمیر کے بارے میں جانبداری برت رہا ہے۔ انہوں نے برطانوی نمائندے کی روش پر بھی کڑی نکتہ چینی کی۔ وہ تقریر میں اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کے باعث یہاں تک بڑھ گئے کہ انہوں نے وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خان نون کو ذاتی طور پر مقبوضہ کشمیر میں م

م تخریبی سرگرمیوں اور قتل وغیرہ کا ذمہ دار ٹھہرانا شروع کر دیا۔ اس صورت حال میں ایک موقعہ پر کونسل کے صدر کو انہیں یاد دلانا پڑا۔ کہ انہیں مسٹر نون کی تقریر کا جواب دینا ہے نہ کہ اس پانچ طاقتی قرارداد کا۔ جو ابھی باضابطہ طور پر کونسل میں پیش ہی نہیں ہوئی۔ مسٹر مینن اکثر وقت غصہ سے کانپ رہے تھے۔ اور ان کیلئے اپنی آواز پر قابو پانا مشکل ہوگیا تھا۔ قرارداد پیش ہونے کے بعد کونسل کا اجلاس آج رات تک ملتوی کر دیا گیا۔

صدر سکندر مرزا کیلئے اسپین کا سب سے بڑا شہری اعزاز

جنرل فرینکو کے محل میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد

میڈرڈ ۱۹ ر نومبر۔ اسپین کے سربراہ مملکت جنرل فرینکو نے صدر سکندر مرزا کو اسپین کا سب سے بڑا شہری اعزاز دیا ہے۔ یہ اعزاز قصر منکلوا میں لنچ کے بعد ایک خصوصی تقریب میں دیا گیا۔ اس موقعہ پر پاکستان کے وزیر داخلہ غلام فاروق کو بھی اعزاز ملے جناب غلام فاروق بعض کاموں کی وجہ سے پرتگال سے اسپین نہ جاسکے تھے۔

میر غلام علی تالپور اور پاکستان کی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل اصغر خان کو بھی اعزاز دیئے گئے۔ علاوہ ازیں صدر پاکستان کی پارٹی میں عملہ کے چار ارکان شامل ہیں۔ ان میں سے افسر تقریبات بریگیڈیئر حامد حسین اور پی۔آئی۔ڈی۔سی کے چیئرمین جناب

بھارت پانچ طاقتی قرارداد مسترد کر دے گا

کراچی ۱۹ ر نومبر باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق بھارتی حکومت نے اقوام متحدہ میں اپنے وفد کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ کشمیر کے متعلق پانچ طاقتی قرارداد کو ناقابل قبول کہہ کر مسترد کر دے گے ذریں اثنا دہلی ریڈیو نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے حوالے سے اطلاع دی ہے۔ کہ روس پانچ طاقتی قرارداد میں متعدد ترامیم پیش کرے گا۔ اور وہ قرارداد کی دوسری دفعہ میں ترمیم پر بطور خاص زور دے گا جس میں ڈاکٹر فرینک گراہم سے کہا گیا ہے کہ وہ کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے سوال پر بھارت اور پاکستان سے بات چیت کریں

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۹ ر نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ جیسا کہ گذشتہ رپورٹوں سے ظاہر ہے پچھلے کئی دن سے حضور کی طبیعت ناساز چلی آرہی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:۔

ربوہ ۱۹ ر نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے جوڑوں میں بدستور درد ہے۔ جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے۔ نیز طبیعت میں بے چینی بھی رہتی ہے۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

لاہور ۱۹ ر نومبر (بذریعہ فون) مکرم مولوی رحمت علی صاحب کی طبیعت موسم کو نسبتاً بہتر رہی تنفس کی شکایت بہت کم ہوئی۔ البتہ زخم میں درد کی وجہ سے تکلیف تھی۔ احباب صحت یابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

— مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی عام طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے آج پھیپھڑے کی بیرونی جھلی میں سے نمونہ کے طور پر پانی نکالکر معائنہ کے لئے بھیجا جائے گا جسکے بعد مرض میں افاقہ کی صحیح صورت حال کا

نہری بات چیت آج ختم ہو جائیگی

کراچی ۱۹ ر نومبر۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ عالمی بنک کے ماہرین اور حکومت پاکستان کے نمائندوں کے درمیان نہری پانی کے تنازعہ پر بات چیت منگل کو ختم ہو جائے گی۔ یہ بات چیت گزشتہ بدھ کو شروع ہوئی تھی۔ توقع ہے کہ عالمی بنک کے ماہرین آج ہی نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ اب تک بات چیت کے رجحان اور نتائج کے متعلق کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

”یاجوج ماجوج“ کے موضوع پر عربی زبان میں تقریر

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۷ء بروز بدھ بوقت ۱-۵۰ بعد دوپہر کیمسٹری تھیٹر میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ”یاجوج ماجوج“ کے متعلق عربی زبان میں ایک دلچسپ اور عام فہم تقریر فرمائیں گے۔ ارباب ذوق سے شمولیت کی درخواست ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۷ء

غلبۂ اسلام کا صحیح طریق

الفضل کی اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم ہفت روزہ المنیر لائل پور مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۷ء سے ایک مضمون "دین کو سیاسی نظام سمجھنے کے مضرات و نتائج" کے زیر عنوان نقل کر رہے ہیں۔ ہفت روزہ المنیر اشرف صاحب کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ اشرف صاحب ابھی حال ہی میں مودودی صاحب سے اختلافات کی بناء پر علیحدہ ہوئے ہیں۔ آپ کی طرح مودودی صاحب سے اختلاف رکھنے والے جماعت اسلامی کے کئی مقامی امیر علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اور اب ان کے ساتھ صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں جو آپ کی ہاں میں ہاں ملانے کے عادی ہو چکے ہیں۔

مودودی صاحب نے اپنی تھوڑی سی سیاسی زندگی میں جو سیاسی پینترے بدلے ہیں۔ اور جس طرح ٹھوکریں کھائی ہیں۔ وہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ دین کو سیاسی غلبہ کے ذریعہ غالب کرنے کی مہم حقیقی دینی ارتقا اور تجدید و احیائے اسلام کے لئے کتنی مضر اور نامناسب ہے ؛

ہم آغاز ہی سے مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کی توجہ اس طرف دلاتے چلے آئے ہیں الحمد للہ کہ ہماری سعی رائیگاں نہیں گئی۔ بلکہ بہت سے دین پسند دوست جو غلبۂ اسلام کے خواہشمند ہیں انہوں نے مودودی صاحب کے طریق کار کو اندر سے جاکر اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ اور اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے اس طریق کار کے مضرات سے آشنا ہو چکے ہیں ؛

جیسا کہ ہم نے لکھا ہے ایسے لوگوں میں اشرف صاحب مدیر المنیر جیسے بلکہ ایسے لوگ بھی شامل ہیں۔ جو ابتداء سے ہی مودودی صاحب کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اور آپ کی قید و نظر بندی کے زمانہ میں تمام جماعت کے امیر رہ چکے ہیں۔ چنانچہ جناب سلطان احمد صاحب کراچی والے اور جناب امین احسن صاحب اصلاحی اسی زمرہ میں ہیں۔ آخر الذکر تو مودودی صاحب کے نزدیک بھی بہت بڑے عالم ہیں۔ اور حکومت نے بھی انہیں لاکمیشن میں شامل کیا ہے۔

ہفت روزہ المنیر جیسا کہ اس کے مضامین سے معلوم ہوتا ہے۔ مودودی صاحب سے اختلاف رکھنے والوں کا ترجمان ہے۔ اور اس میں جو مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کو مودودی صاحب سے بنیادی اختلافات کیا ہیں۔ چنانچہ المنیر سے جو مضمون ہم آج کے الفضل میں نقل کر رہے ہیں وہ انہی بنیادی اختلافات کا مظاہرہ ہے۔ اور اس پارٹی کی رائے تقریباً وہی ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۰-۷۰ سال پہلے مسلمانوں کے سامنے رکھی تھی۔ اور جو مجملاً یہ ہے۔ کہ مسلمان اہل علم حضرات کو جو تجدید و احیائے اسلام کے دلدادہ ہیں سیاست سے کلی طور پر الگ رہ کر امن پسندانہ طریقوں سے تبلیغ اسلام کی جدوجہد شروع کرنی چاہیئے۔

چنانچہ حضور اقدس علیہ السلام کی بتائی ہوئی یہی پالیسی ہے جس پر جماعت احمدیہ شروع سے کاربند ہے۔ اور اسی پالیسی پر کاربند رہنے کا نتیجہ ہے۔ کہ آج جماعت احمدیہ نے تمام دنیا میں اپنے تبلیغی مشن پھیلا دیئے ہیں۔ کئی ایک مغربی اور دیگر ممالک کی ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں۔ امریکہ۔ افریقہ اور یورپ میں مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور اس طرح لاکھوں کروڑوں غیر مسلموں کو حقیقی اسلام سے روشناس کرایا ہے جس کا یہ لازمی نتیجہ ہوا ہے۔ کہ جہاں پہلے مغرب کے لوگ اسلام کے متعلق ہزارہا غلط فہمیوں میں مبتلا تھے۔ اور مستشرقین کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ اسلام کے متعلق یہ رائے رکھتے تھے۔ کہ یہ ایک جبری دین ہے۔ جو تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ اس کے اندر کوئی ذاتی خوبی نہیں ہے۔ جو لوگوں کے ضمیروں کو متاثر کرسکتی ہے۔ کجا وہ حالت اور کجا اب یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ نہ صرف اسلام کی حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں۔ بلکہ ایسی کتابیں تصنیف کر رہے ہیں۔ جو اسلام کو واحد دین ثابت کرتی ہیں۔ اور جس کو آج کا ذہنی لحاظ سے ترقی یافتہ طبقہ قبول کر سکتا ہے ؛

(باقی)

ارشاد امام علیہ السلام

سیالکوٹ میں ایک دفعہ احراریوں کا جلسہ ہو رہا تھا۔ ایک مقرر کھڑا ہوا۔ اور اپنی تقریر کا آغاز اس شعر سے کیا ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک دھواں دھار تقریر کر ڈالی۔ جب تقریر ختم کر کے بیٹھے تو راقم الحروف نے پوچھا کہ پہلا شعر جو آپ نے پڑھا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ کس کا ہے بولے نہیں۔ یہ معلوم ہونے پر کہ یہ شعر اسی شخص کا ہے۔ جس کے خلاف تقریر کی ہے۔ آپ کہنے لگے آئندہ میں یہ شعر نہیں پڑھا کرونگا۔

اسی طرح ایک بار احراری اخبار "آزاد" نے نہایت طمطراق سے آنحضرت صلعم کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر نقل کی۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست برہان محمد

اور لکھا کہ اگر آنحضرت صلعم کی کسی نے تعریف کی ہے۔ تو اس شعر میں ہے۔ اب ایک تازہ مثال سنیئے۔ پیغام صلح میں سید تصدق حسین صاحب قادری از بغداد کی ڈائری شائع ہوئی ہے۔ پیغام صلح نے اسے بڑے فخر سے شائع کیا ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو۔

"حسب معمول جناب صوفی محمد طیب صاحب تشریف لائے پیغام صلح ۲۵ سے خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت مولانا محمد یعقوب خان صاحب اور نوجوانوں سے خطاب کی چوتھی قسط عزیزم محترم حمید صاحب نے پڑھ کر سنائی کمزور دل کے لئے ایک ایمانی و روحانی ٹانک ثابت ہوا خوب لطف آیا۔ ہلال اسلام یورپ میں چاند نظر آ رہا ہے اس فقرہ نے دل و دماغ میں تازگی پیدا کر دی جسم کی رگوں میں خون سرعت سے دوڑنے لگا۔ احباب سلسلہ کو مبارک ہو۔ قدم تیزی سے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ارشاد امام علیہ السلام "اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو"

(پیغام صلح ۱۳ نومبر)

مصرعہ ملاحظہ کیا آپ نے؟ نہ تصدق حسین صاحب کو اور نہ پیغام صلح کو علم ہے۔ کہ یہ مصرعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا ہے۔ تصرف الٰہی کی یہ بھی ایک مثال ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے ؛

منکرین خلافت غور کریں

از مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب کوئٹہ

غیر مبایعین کا یہ دعوے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشینی اور آپ کی صحیح تعلیم اور عقائد کی نمائندگی انہی کو حاصل ہے۔ اگر یہ دعویٰ صحیح ہوتا تو چاہیے تھا کہ وہ ترقی کرتے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا خاص وعدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے گا۔ اور بڑھائیگا۔ مگر یہاں ترقی کا کیا سوال غیر مبایعین کی اب اتنی تعداد بھی نہیں۔ جو مخالفت کی ابتداء میں تھی

یہ عاجز بھی دس سال تک ان کے ہم عقیدہ اور ہم خیال رہا۔ اور دور و نزدیک سے ان کا جائزہ لیتا رہا۔ بظاہر یہ ایک جماعت اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ مگر ان کے دل قلوبھم شتّٰی کے مصداق ہیں۔ کئی پارٹیاں ہیں۔ اور ایک دوسرے کے خلاف کارروائیوں کا بازار گرم رہتا ہے۔ ان کے ایک بزرگ اس کا نقشہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں

"میں تو حیران ہوں کہ انہی دفتر والوں اور مجلس منتظمہ کے ممبروں پر ہماری انجمن کا دارومدار ہے تو جماعت کا خدا حافظ ہی دنیاوی حسد اور بغض و عناد پارٹی بازی کا مظہر ہے اور غلط اطلاع پر بنیاد ہے"

(میاں محمد صاحب کے ٹریکٹ کا جواب)

ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے جو ٹریکٹ حال ہی میں "خطاب بہ اہل ربوہ" کے نام سے شائع کیا اور ہزاروں کی تعداد میں مبایعین میں مفت تقسیم کئے ہیں اس کے متعلق چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں:۔

"وقتاً فوقتاً خلیفہ صاحب قادیان کے چلن کے متعلق آوازیں اٹھتی رہیں۔ لیکن مبایعین بسبب اپنی پاک فطرت اور میاں صاحب کے نام نہاد الہامات و رؤیا کی بارش کے سیل کے شور و شغب میں اس پر کان نہ دھر سکے"۔

یہ گندی تحریر لکھنے کے بعد آپ بڑے طمطراق سے لکھتے ہیں:۔

"ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے"

لاکھوں انسانوں کے مقدس امام کی ذات منظہر پر تہمت لگاکر یہ کہنا کہ "نصیحت ہے غریبانہ" ڈاکٹر صاحب کی ذہنیت کا ہی اختراع ہو سکتا ہے۔

اس بے باکانہ حملہ کا جواب تو ہمارے پاس صرف "لعنت اللہ علی الکاذبین" ہے مگر تاہم ڈاکٹر صاحب کی انجمن کے سابق امیر مرحوم کی ایک ایسی شہادت پیش کرتا ہوں جس سے ڈاکٹر صاحب کے اس بہتان عظیم کی قلعی کھلتی ہے۔ مکرم مولوی محمد علی صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو دلیل میں سلسلہ کی صداقت پر گواہ کے طور پر اس وقت کل مخالفین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ وہ اس مضمون کا آخری حصہ ہے۔ جس کو میاں صاحبزادہ (میاں محمود ایدہ اللہ) کے الفاظ میں نقل کیا ہے۔ اس وقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہے اور تمام دنیا جانتی ہے کہ اس عمر میں بچوں کے شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں .... لیکن یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ایک خارق عادت بات ہے...... وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے پس اس کا اثر تو چاہیے تھا کہ گندہ ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی"۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۵)

اب ہر منصف مزاج ڈاکٹر صاحب والی تحریر اور اس تحریر کا موازنہ کرکے بتا دے کہ ان میں کونسا سچا ہے اور کونسا جھوٹا۔ اگر ہم ڈاکٹر صاحب کو سچا سمجھیں تو ان کے امیر مرحوم کی بیان کردہ اپیل کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نعوذ باللہ جھوٹا سمجھنا پڑے گا۔

پھر ڈاکٹر صاحب اپنے اس اتہام کی تائید میں عجیب و غریب دلیل بھی پیش کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر کوئی مخالف یہ الزام لگاتا تو شک کی گنجائش ہو سکتی تھی۔ لیکن متہم کرنے والے وہ لوگ ہوں جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کیں اور اپنا سب کچھ قربان کر کے قادیان یا ربوہ میں ہجرت کی۔ برسوں اس حالت میں گذارے تو یہ باور نہیں ہو سکتا کہ بغیر حتمی ثبوت اور یقین کے وہ اپنے امام پر جس کے لئے اپنی زندگیاں بھی قربان کرنے سے انہیں دریغ نہ تھا۔ ایسا سنگین الزام لگانے ان کے حق الیقین کا تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس پر میاں صاحب سے مباہلہ کے لئے تیار ہیں"۔

یہ ہے وہ دلیل جس پر ڈاکٹر صاحب اس قدر اتراتے اور سمجھنے لگے۔ کہ اس کا کوئی جواب نہیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیرینہ مرید تھا۔ جس نے بیس سال تک حضرت اقدس کی صحبت میں گذارے۔ آپ کی خدمت کی۔ اپنا سب کچھ وقف کیا۔ حضور کی صداقت پر کئی کتابیں اور رسالے شائع کئے۔ مگر بیس سال کے بعد جب مرتد ہوا۔ تو حضرت اقدس پر کیا کچھ اتہام نہیں باندھا۔ وہ حضور کے اپنے الفاظ مبارک میں سن لیجئے۔

"اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے۔ چند دن سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب مکار شیطان دجال شریر حرام خور رکھا ہے۔ اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے"۔

اس ضمن میں مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی یہ تحریر بھی ملاحظہ ہو۔

"اس سنت الہٰی کے مطابق سلسلہ احمدیہ میں بعض لوگ مرتد ہو گئے ہیں جس پر اس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بلعم صفت لوگ بوسیدہ دانت کی طرح الگ پھینک دئے جائینگے

"جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں۔ وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے ظاہر کر سکوں۔ بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے۔ مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دیگا۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دلسوزی اور اخلاص بھی تھا۔ مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی۔ بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں۔ اب بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ مونہہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں۔ وہ تھک گئے اور درماندہ ہو گئے اور نابکار دنیا نے اپنے دام تزویر کے نیچے انہیں دبا لیا۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عنقریب مجھ سے کاٹ دئے جائیں گے۔ بجز اس شخص کہ خدا تعالےٰ کا فضل نئے سرے سے اس کا ہاتھ پکڑ لے"۔ (فتح اسلام ص ۲۷-۲۰)

سلسلہ کے دشمنوں نے بڑی خوشیاں منائی ہیں کہ اب یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ مگر سنت الٰہی سے ناواقف لوگ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ ایسے ارتداد سے ایک سچے سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑ سکتا۔ کیونکہ اس پودا کو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے انسان اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ منجملہ ان مرتدین کے ایک ڈاکٹر عبدالحکیم ہے جس کا ارتداد ہنوز تازہ ہے۔ اس ارتداد پر بعض لوگوں نے یہاں تک غلو کیا ہے کہ یہ اس سلسلہ کے نعوذ باللہ باطل ہونے کا ثبوت ہے اور اپنے اس باطل دعوے کی تائید میں حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ مگر اس ڈاکٹر عبدالحکیم شخص کو ذرہ بھی شرم نہیں آتی کہ ابھی چار ماہ پیشتر تک تو وہ امام اور رسول اور مسیح لکھ رہا تھا۔ اب کس بے حیائی سے اس پرانے علم کی بنیاد پر اس قدر گندی گالیاں لکھ رہا ہے۔ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بار بار لکھتا ہے کہ کیا نبی ایسے ہی بد عہد اور شکم پرور تھے اور یہ نہیں سوچتا کہ یہی باتیں انبیاء کے منکرین ان کے متعلق کہتے رہے ہیں۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمہارے جیسے مجذوم القلب پادریوں نے معاذ اللہ نفس پرست شہوت پرست۔ زانی لٹیرا اور ڈاکو نہیں کہا؟ اور پھر اقرار حلفی دیتا ہے کہ ان الزامات کو اگر دور کیا جائے تو وہ پانچ سو روپیہ دیگا۔ کیا تمہارے اقراروں کا اب بھی کوئی اعتبار باقی رہ گیا ہے۔؟"

اب ڈاکٹر صاحب! ذرہ اپنے امیر صاحب کی مندرجہ بالا تحریر کو ملاحظہ فرما کر بتا دیں کہ ان کی دلیل کی اب کوئی وقعت باقی رہ جاتی ہے۔ اگر اس سے بھی ڈاکٹر صاحب کی تسلی نہیں ہوتی تو میں ان کے اس مسلمہ اصول کے مطابق ایک اور تحریر پیش کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں اس بارے میں وہ کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب مرحوم سابق امیر غیر مبائعین پر مولوی صدرالدین صاحب موجودہ امیر غیر مبائعین نے چند اتہام لگائے تھے۔ جس کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو مندرجہ ذیل خط لکھنا پڑا:-

"یہ دونوں خطوط (مولوی صدرالدین صاحب کے) صاف بتاتے ہیں کہ مولانا مجھے پرلے درجہ کا ظالم۔ بد اخلاق اور جھوٹ بولنے والا اور اخلاق سے بے بہرہ سمجھتے ہیں۔"

بتائیے ڈاکٹر صاحب اس بارے میں آپ کے مسلمہ اصول کیا کہتے ہیں کہ مولوی صاحب مرحوم کس قسم کے انسان تھے؟ آخر جب مولوی صدرالدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے ساتھ برسوں گذارے اپنا سب کچھ چھوڑ کر قادیان سے لاہور ہجرت کی تو آپ کے استدلال کے مطابق یہ کس طرح باور ہو سکتا ہے کہ بغیر حتمی ثبوت اور یقین کے اپنے امیر پر ایسا سنگین الزام لگاتے۔ ڈاکٹر صاحب کیا یہ سچ نہیں۔

"چاہ کن را چاہ درپیش"

اور کیا آپ [illegible]

"انی مھین من اراد اھانتک" کے الہام الٰہی سے بھی سبق نہ حاصل کریں گے؟

انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

"دین کو سیاسی نظام سمجھنے کے مضرات و نتائج"

(منقول از ہفت روزہ المنبر۔ لائل پور)

نوٹ:۔ اس مضمون کے سلسلے میں صفحہ ۲ پہ ایڈیٹوریل ملاحظہ فرمائیں

دین کا تیسرا غلط تصور یہ ہے کہ "دین ایک سیاسی نظام ہی ہے" تاریخ اسلامی میں دو قسم کی جماعتیں اس تصور کی حامل رہی ہیں ایک تو وہ ہیں جن کا تصور سیاست ہی فی الحقیقت محدود۔ ان کے قافلہ سالار ایسے لوگ تھے جو نہ علم دین میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ نہ انہیں اقامت دین کی وسعتوں سے آگاہی تھی اور نہ ہی وہ دین کو اس کے ماخذ و منبع سے معلوم کر سکتے تھے لیکن بایں ہمہ وہ دین کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ یہ تمنا ان کی دل کی گہرائیوں میں اتری ہوئی تھی کہ اسلام بحیثیت نظام حکمرانی کے غالب ہو اور جو مسلمان قوم اس مذہب کو برحق مانتی ہے وہ دنیا میں سربلند ہو۔

دوسری قسم کی جماعتیں وہ ہیں جو اپنے فکر کے اعتبار سے دین کی جامعیت کا تصور تو رکھتی تھیں ان کے راہ نماؤں اور بانیوں نے لوگوں کو بلایا بھی دین کی وسعتوں کے نام پر تھا اور ان جماعتوں کے قائدین دین کا علم بھی رکھتے تھے — بلکہ ان میں سے بعض جماعتیں تو ایسی بھی صفحات تاریخ کی زینت ہیں جن کے مؤسسین نے ملکوں اور قوموں کی کایا پلٹی ہے اور چند سالوں میں ہی انہوں نے بعض ممالک میں قبولیت عامہ کے مراحل اس طرح طے کئے ہیں کہ اگر تاریخی شہادت نہ ہوتی تو انہیں آج کے حالات میں افسانہ سمجھنا پڑتا — لیکن ان جماعتوں کی تاریخ کا یہ باب بے حد المناک ہے کہ ان کی ابتداء اور انتہا تضاد کا بدترین نمونہ تھی۔

انہیں بالعموم دو قسم کے حادثے پیش آئے ہیں بعض جماعتیں تو ایسی ہیں جن کے بانیوں نے آغاز کار میں اسلام کے روحانی تعبدی، معاشرتی، اخلاقی اور تمدنی تمام پہلوؤں پر مؤثر انداز میں اظہار خیال کیا اور اپنے قول نیز کسی حد تک ابتدائی زمانہ کے عمل سے یہ ثابت بھی کیا کہ وہ سیاسی کم اور روحانی یا اخلاقی زیادہ ہیں۔ لیکن جونہی انہیں قبول عام حاصل ہوا اور لوگ گروہ در گروہ ان کے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے تو انہوں نے پینترا بدلنا شروع کر دیا۔

ان میں سے جو زیادہ ذی علم اور نفسیات و تاریخ انسانی سے آگاہ تھے انہوں نے علم و قول کے ذریعہ اپنے حلقہ ارادت کو بتدریج بدلا۔ اور انہیں منطق و فلسفہ کے زور سے باور کرایا۔ کہ روحانیت۔ تقویٰ۔ پاکیزگی فکر و عمل اور اصلاح عوام کا دارومدار ریاست پر قبضہ ہے۔ جب تک یہ ذریعہ حاصل نہ ہو دین دنیا پر نافذ نہیں ہو سکتا — اور بعض ایسے بھی راہنما ہو گذرے ہیں جنہوں نے جب دیکھا کہ اب ان کا عملی۔ روحانی اور اخلاقی اثر اتنا مستحکم ہو گیا ہے کہ ان کے مریدین بلا چون و چرا ان کی ہر بات کو مان لیں گے تو انہوں نے ایک ہی جست سے وہ پل عبور کر لئے جو تعلق باللہ اور نفسانیت کے راستوں کو الگ الگ کرتے تھے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایسے سیاسی

ہاں! ہاں!! مرے حضور! ذرا چشمِ التفات

اے حُسنِ زندگانی و آرائشِ حیات
اے شانِ آدمیت و مجموعۂ صفات

تُم وہ ہو جس کے نام کی شُہرت ہے دُور دُور
تم وہ ہو جس کے کام سے واقف ہیں شش جہات

میدانِ کارزار کے مردِ جری ہو تم
ہر معرکہ میں تم نے دکھائی ہے سب کو مات

سارے جہاں میں دین کا ڈنکا بجا دیا
اسلام کے بلاغ کو بخشی نئی حیات

تم ہو علوم ظاہری و باطنی سے پُر
شاہد ہیں میرے قول پہ لاکھوں ہی بیّنات

جاری کئے مدارس و کالج نئے نئے
پھیلائیں نورِ علم کی ہر سُو تجلّیات

اے ناخدائے کشتیٔ دینِ محمّدی
رُوحِ روانِ سلسلہ ہے آپ کی ہی ذات

بیٹھا ہوں شوقؔ گوشۂ تاریک میں اُداس
ہاں! ہاں!! مرے حضور! ذرا چشمِ التفات

(شوق)

ثابت ہوئے کہ لادینی سیاست کے علمبردار ان کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکے۔[1]

دوسرا حادثہ بعض جماعتوں کو یہ پیش آیا کہ جن لوگوں نے ان جماعتوں کی تاسیس کی تھی اور جو وسعت علم کیساتھ ساتھ دولت تقویٰ اور مزاج نبوت سے تعلق کا سرمایہ بھی رکھتے تھے۔ یہ جماعتیں حوادث روزگار کے باعث ان قائدین سے محروم ہوگئیں اور ایسے لوگ ان جماعتوں پر چھا گئے۔ جو اپنے علم کے اعتبار سے ناقص تھے۔ ان کا تصور اسلام کی جامعیت کے بارے میں ادھورا تھا۔ اور یہ خلوص کے ساتھ سمجھتے تھے۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ جس طرح ممکن ہو اسلام کو بحیثیت ایک سیاسی نظام کے برپا کر دیا جائے اور دشمنان اسلام کو شکست دیدی جائے۔ چنانچہ انہوں نے ان جماعتوں کو ایسی راہ پر چلا دیا۔ کہ جو لوگ ان میں ان کے اس دوسرے دور میں شامل ہوئے وہ اسلام کو ایک سیاسی نظام سمجھ کر ہی شامل ہوئے اور انہوں نے اس فکر کو نہ سمجھا اور نہ اپنایا کہ اسلام ایک جامع دین ہے۔ اور اس کا فلسفہ اس کے مبادی اس کے اصول اس کے مقاصد دنیا کی دوسری تحریکات سے یکسر جداگانہ نوعیت کے ہیں۔ یہ لوگ ان جماعتوں میں غالب عنصر کی حیثیت اختیار کر گئے۔ اور نوبت یہاں تک جا پہنچی کہ ان کی اکثریت اس تصور سے محروم ہوگئی کہ اسلام دین ہے۔ جو انسانی زندگی کے ہر گوشہ اور ہر جہت سے بحث کرتا ہے۔ اور اس کی جامعیت کا تقاضا ہے۔ کہ دین کی جدوجہد ہمہ گیر اور ہمہ جہتی ہو اور اپنے خاص مزاج سے مراحل طے کرے۔[2]

سیاسی جماعتیں:۔ ہم نے اوپر جن محدود تصور جماعتوں کا ذکر کیا ہے۔ انہیں ہم اپنی اصطلاح میں "مسلم سیاسی جماعتیں" قرار دیتے ہیں۔ ان کے قائدین جیسا کہ ہم نے

[1] جو اصحاب اس نوع کی جماعتوں اور تحریکات کا تحقیقی مطالعہ کرنا چاہیں ہم انہیں مشورہ دیں گے۔ کہ وہ اسلامی تاریخ میں عباسی، فاطمی، اموی تحریکوں کا مطالعہ کریں اور باطنیہ، قرامطہ اور مہدویہ فرقوں کی ان سرگرمیوں اور حالات کو صفحات تاریخ میں دیکھیں۔ جو ہماری تاریخ کا عبرت انگیز باب ہیں۔

[2] اس باب میں قرآن مجید نے بعض اہم اشارات کئے ہیں۔ جنہیں ہم اس مضمون کے آخر میں بیان کریں گے۔ انشاءاللہ

عرض کیا خود کوئی ایسا اونچا مقام نہیں رکھتے تھے۔ کہ وہ تجدید و احیائے دین کا دعویٰ کریں۔ یا اقامت دین کے عظیم تر فرض کا ادعا کر کے میدان سیاست میں قدم رکھیں۔ انہوں نے اپنے اپنے ماحول کے حسب حال مسلمانوں کو اپنے گرد جمع کیا۔ اور جس نعرے، سلوگن یا تھیوری کو انہوں نے مفید سمجھا اسے پورے زور سے پیش کیا اور اپنی منزل کی جانب اقدام کیا۔

ان جماعتوں نے جو سب سے بڑی اور فاش غلطی کی وہ یہ تھی۔ کہ انہوں نے بے شعور عوام کو اپنے ساتھ لینے کے لئے ان کی مذہب سے جذباتی وابستگی اور نسلی وابستگی اور جاہلانہ عقیدت سے فائدہ اٹھایا۔ اور انہیں جمع کرنے کی خاطر "اسلام" کا نعرہ لگایا۔ اور جب انہیں کسی میدان کارزار (خواہ وہ معرکۂ جنگ و قتال ہو یا آج کی دنیا میں انتخابات) میں کودنے کا موقع ملا۔ تو انہوں نے اپنی جدوجہد کو کفر اور اسلام کی جنگ قرار دیا۔ اور عوام مسلمانوں کو مسحور و مشتعل کر کے خود برسر اقتدار آنے کی کوشش کی۔

ان کی اس فاش غلطی کے جو مضر اثرات مرتب ہوئے چونکہ اقامت دین کے لئے مطلوب جماعت" کے سلسلے سے ان کا براہِ راست تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ہم ان پر تفصیلی روشنی ڈالنا تو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ البتہ اجمال و اختصار کے ساتھ ان میں سے بعض اہم نتائج کا تذکرہ کئے دیتے ہیں۔

(۱) ان جماعتوں کی اس روش کا پہلا اثر تو یہ مرتب ہوا کہ مسلمان قوم کا ذہن ہی یہ بن گیا۔ کہ اسلام کی خدمت اور اسلام سے وابستگی کا حق اتنی سی بات سے ادا ہو جاتا ہے کہ جب کفر اور اسلام کا مقابلہ ہو تو دامے اور درمے اسلام کی مدد کی جائے۔ اور اگر ضرورت پڑے۔ اور اشتعال کی سی کیفیت پیدا ہو جائے تو جان کی بازی بھی لگا دی جائے

اس ذہن کا صحیح نمونہ اس وقت کی مسلم دنیا میں ہمیں یوں ملتا ہے۔ کہ مسلمان قوم کی پچانوے فیصد اکثریت نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے اساسات اسلامی کی تارک ہے، عفت اور حیا کے بارے میں ان کے جذبات کافر قوموں کے مشابہ ہیں۔ معاملات میں ان کی زندگیاں کفار سے فروتر ہیں لیکن اگر شاتم رسول سامنے آجائے تو اسے قتل کرنا، ختم نبوت کے نام پر سینے پر گولی کھا لینا ان کے لئے آسان ہی نہیں محبوب تر ہے آج اگر گرمی کے موسم میں انہیں مسجد میں غسل کے لئے جانا پڑے، تو وہ نماز کی تکبیر سننے اور

صف کو سیدھے ہوتے دیکھنے کے باوجود الٹے پاؤں لوٹ آئیں گے۔ روزہ سے گریز و فرار اور حج سے اعراض کے لئے لاطائل بہانے تلاش کریں گے۔

یہ اور اسی قسم کی بے شمار باتیں مسلم قوم میں پائی جاتی ہیں۔ جو ان کی اس تربیت کا نتیجہ ہے کہ انہیں سیاست بازوں نے کفار کے بالمقابل ڈٹ جانے کی تربیت تو اپنے مقاصد کے لئے دی ہے۔ لیکن انہیں دین کے مبادیات سے نہ متعارف کرایا گیا ہے۔ اور نہ ہی ان کی وہ اہمیت ان پر واضح کی گئی ہے۔ جو دین میں ہے۔ اور نہ ہی انہیں اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا کہ دین کو اس کی جامعیت کے بغیر اختیار کیا جائے۔ تو خدائے ذوالجلال کی رضا کا حصول ممکن نہیں۔

۲۔ دوسرا عظیم نقصان دین کے اس ادھورے تصور سے یہ ہوا ہے۔ کہ اسلام مسلمان قوم کا قومی دین بن کر رہ گیا ہے۔ گویا یہ اسی لئے ہو کہ اس قوم کو سیاسی (یا جاتی و اقتصادی) حیثیت سے بحال اور غالب کرے ــــ چنانچہ دنیا کی تمام غیر مسلم اقوام آج اسلام کو تبلیغی اور اصلاحی دین سمجھنے کے بجائے ایک قومی دین سمجھنے لگی ہیں اگر انہیں سیاسی اعتبار سے مسلم ممالک کی ضرورت نہ ہو تو وہ اسلام کے حق میں ایک کلمۂ خیر بھی منہ سے نہ نکالیں گی۔

لیکن اگر انہیں اپنی سیاست کاری کیلئے مشرقِ وسطیٰ کے مسلم ممالک کو اپنے ساتھ رکھنا مطلوب ہو تو وہ ان کی دلجوئی کیلئے اپنی یونیورسٹیوں میں خاص سبجیکٹ اسلامی ریسرچ کے رکھیں گی۔ اور اپنے مراکز میں "اسلامی مراکز" بھی قائم کرینگی اور اسلام کے حق میں شاندار تقاریر بھی کرینگی[1]

[1] اس دور میں بعض افراد اور گروہوں کی سادہ لوحی یا جذباتیت کا عالم یہ ہے کہ اگر کوئی کافر ملک اپنے ہاں کسی یونیورسٹی میں اسلام یا اس جماعت سے متعلق کوئی موضوع متعین کر دے۔ تو یہ اپنے پیرو کاروں کے سامنے اس واقعہ کو ایسے انداز سے پیش کرتے ہیں۔ کہ گویا انہوں نے معرکہ خیبر سر کر لیا ہے۔ اور اب دنیا ان کے لئے مسخر ہونے کا فیصلہ ہی کر چکی ہے حالانکہ واقعہ میں یہ سب کچھ سیاسی مصالح کی بنا پر ہوتا ہے۔ اور مسلم اقوام کو بیوقوف بنا کر اپنے دامن تزویر میں پھانسنے کے لئے ــــ فراست ایمان کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اس سراب کو حقیقت سے ممیز رکھا جائے۔

یہ صورت حال بھی صرف اس لئے پیدا ہوئی کہ ایک طویل عرصہ سے مسلم ممالک کی متعدد جماعتوں نے اسلام کو ایک سیاسی نعرے کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس کے گرد جمع کیا ہے۔

۳۔ تیسرا بڑا نقصان اس غلط تصور سے یہ برآمد ہوا ہے کہ مسلمان قوم میں صحیح اسلام اور مکمل دین کی جدوجہد تقریباً اتنی ہی مشکل اور دشوار ہو گئی ہے۔ جتنی دشوار یہ بات ہے۔ کہ اسے غیر مسلم اقوام میں انجام دیا جائے۔

مسلمان قوم کا ذہن اب یہ بن گیا ہے کہ اگر اصلاح ذات، اصلاح معاشرہ تربیت و تزکیہ اور مملکت پر اسلام کی عملاً حکمرانی کے قیام کی جدوجہد کی دعوت دی جائے۔ تو وہ اولاً تو اسی چیز پر حیرت و استعجاب کا اظہار کرتی ہے۔ کہ آج کی دنیا میں ایک فرد اپنے تمام معاملات میں متقی بن کس طرح سکتا ہے۔ اور پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ تقویٰ اور تزکیہ کی بنا پر کوئی جماعت منظم ہو اور وہ اقدام کر کے اس مقام پر پہنچ جائے۔ کہ اسلام کو سٹیٹ کا عملی دین بنا ڈالے۔

ــــ اور اگر یہ حیرت و استعجاب مسلسل دعوت یا پروپیگنڈہ سے کم دیا جائے تو وہ بات بات پر قوم موسیٰ کی طرح مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اس جدوجہد میں اس طرح کی جذباتیت سطحیت پرستی، عوام کی انتباع اور مغربیت کی نقالی ہونی چاہیئے۔ جس طرح دوسری اقوام نے اپنے ہاں کی تحریکات میں اختیار کی ہے۔

مسلم قوم کی اسی ذہنی کیفیت نے یہ صورت حال پیدا کر دی ہے۔ کہ آج اس قوم میں اقامت دین کا کام اس نہج پر کرنا جو نہج قرآن اور اسوہ نبوت نے اس کام کے لئے متعین کیا ہے۔ لسان رسالت کے مطابق اس طرح مشکل امر ہے۔ جس طرح دہکتے ہوئے انگارے کو ہاتھ میں لے کر چلا جائے۔

۴۔ اسلام کو ایک سیاسی نظام سمجھنے کا ایک الم انگیز نتیجہ یہ بھی برآمد ہوا ہے۔ کہ جو لوگ براہ راست کتاب و سنت کے مطالعہ سے دین کی جامعیت کا تصور لے کر اٹھے ہیں وہ دین کو قائم کرنے کے پاکیزہ جذبات سے نیک دل لوگوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچتے ہیں۔ جب ان کے اردگرد اسلام کے نام پر سیاسی جماعتوں کے تربیت یافتہ افراد اور کارکنوں کی بھیڑ جمع ہو جاتی ہے۔ اور یہ ان

(باقی صفحہ پر)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والوں کیلئے خوشخبری

جیسا کہ اخبار الفضل میں شائع شدہ اعلانات سے واضح ہے کہ ہمارا سالانہ جلسہ جس کی بنا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں رکھی گئی تھی۔ امسال اپنی سابقہ روایات کے ساتھ ربوہ دار الہجرت میں ۲۶ تا ۲۸ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر احباب جماعت کو عموماً اور اپنے خدام بھائیوں کو خصوصاً اس جلسہ میں شمولیت کی اہمیت اور عظمت ذہن نشین کرانے کے لئے اس خوشخبری کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس میں شامل ہونے والوں کے لئے حسب ذیل دلنشین الفاظ میں دعا فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے۔ اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھائے۔ جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذو المجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر۔ اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء بحوالہ الفضل مؤرخہ ۱۳ نومبر ۵۷ء)

پس کیا ہی مبارک وہ وجود ہوں گے جو حضور علیہ السلام کی ان مقبول دعاؤں کا مصداق بننے کے لئے ابھی سے تیاریوں میں مصروف ہیں اور اس بابرکت تقریب سے نہ صرف خود استفادہ کا ارادہ رکھتے ہیں بلکہ ایسی سعید روحوں کو بھی اپنے ہمراہ لانے کے لئے کوشاں ہیں جو حق کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ

اس زمانہ میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے قائم کرنے اور مومنوں کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے جلسہ سالانہ سے زیادہ مفید اور پر اثر اور کوئی طریق نہیں۔ اس مبارک موقعہ پر ہزاروں ہزار لوگ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت حاصل کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلمات سنتے ہیں اور مرکز کی دوسری برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کے لئے اور اس موقعہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی مہمان ہیں چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ شرح ہر احمدی کی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے اگرچہ گذشتہ سالوں کی نسبت سال رواں میں اس مد کی آمد میں اس وقت تک نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وصول شدہ رقم متوقع اخراجات سے بہت کم ہے حالانکہ جلسہ سالانہ سر پر آگیا ہے۔ لہذا میں تمام احباب اور عہدہ داران سے گذارش کرتا ہوں کہ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ کہا وہ مہربانی فوری طور پر یہ چندہ جمع کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال ربوہ

اعلان

بعض بیرونی ممالک میں کوالیفائڈ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جو احباب اس سلسلہ میں باہر جانا چاہیں وہ اپنے تفصیلی کوائف۔ مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ وکالت ہذا میں بھجوا دیں۔ ریٹائرڈ احباب بھی درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

وکیل الدیوان۔ ربوہ

تمام مجالس انصار اللہ ۲۹ نومبر کو یوم تحریک جدید منائیں

حضرت نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی طرف سے سالانہ اجتماع میں اور پھر اخبار میں بھی اعلان ہو چکا ہے کہ تمام مجالس ۲۹ نومبر بروز جمعہ تحریک جدید کا دن منائیں۔ حتی الامکان تمام جگہوں پر اس دن خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے وعدوں کے لئے پوری توجہ دلائی جائے۔ اور بعد ازاں بھی انفرادی اور اجتماعی طور پر انصار اللہ تمام احباب سے وعدہ جات حاصل کرنے کی جدوجہد کریں۔ جو دوست وعدہ کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی دوست ایسے نہ رہیں جو اس کار خیر میں شریک نہ ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

جلسہ سالانہ ۵۷ء کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہو گا

حسب معمول انشاء اللہ اس سال بھی جلسہ سالانہ ۵۷ء کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہو گا۔ جو اہم دینی مضامین پر مشتمل ہو گا۔ علمائے سلسلہ اور مضمون نگار احباب سے استدعا ہے کہ وہ براہ کرم اوّلین فرصت میں مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔ مشتہرین حضرات بھی جلد از جلد اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروا لیں۔

حج بیت اللہ

کی تڑپ ہر مخلص احمدی دوست کے دل میں موجود ہو گی۔ صرف ایک روپیہ سالانہ حج فنڈ دے کر تحریک حج کے رکن بن جائیں۔ عین ممکن ہے کہ آپ کی پاکیزہ آرزو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح پوری ہو جائے

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

دعائے مغفرت

استانی برکت بی بی صاحبہ کی والدہ صاحبہ مؤرخہ ۳۰ بوقت چار بجے صرف تین دن کی معمولی علالت سے بعمر تقریباً ۸۵ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اس صدمہ میں استانی صاحبہ موصوفہ سے گہری ہمدردی رکھتی ہیں۔ اور رنج و غم میں شریک ہیں۔

احباب جماعت مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور استانی صاحبہ موصوفہ کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ اپنی تمام عمر تقویٰ اور عبادت میں بسر کی۔ نمازوں و روزوں کی پابند۔ غریب پرور سلسلہ کے ساتھ عشق اور تبلیغ احمدیت کا بیحد شوق رکھنے والی تھیں۔ ہر ایک کو بلا جھجک پیغام حق پہنچاتی تھیں۔ طبیعت میں انکساری اور منکسر المزاجی تھی۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گجرات

روزنامہ الفضل ربوہ ۲۰ نومبر ۵۷ء

روس سائبیریا میں سائنسدانوں کے دو شہر آباد کریگا

صرف ایک شہر میں بیس ہزار پروفیسر اور طلباء تحقیقاتی کام کریں گے

ماسکو ۱۸ نومبر:۔ یہاں انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ سوویت حکام وسطی سائبیریا میں سائنسدانوں کا ایک شہر بسانے میں مصروف ہیں۔ اور اس سے ڈیڑھ ہزار میل مشرق میں ارکٹک کے قریب ایک اور شہر آباد کریں گے۔

پہلے شہر کی تعمیر نوو وبرسک کے قریب شروع کر دی گئی ہے۔ جس میں بیس ہزار پروفیسر اور طالب علم بسائے جائیں گے اور وہ جوہری توانائی اپنی مشینوں کی ایجاد، نیز راکٹ اور جیٹ کو ترقی دینے کے لئے تحقیقاتی کام کریں گے۔ روس کی سائنس اکیڈمی کے نائب صدر پروفیسر لاورنتیف نے ماسکو ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ یہ شہر ڈھائی ہزار ایکڑ رقبے میں پھیلا ہوگا۔ اور ایک سے دو ہزار تک سائنسدانوں کا پہلا دستہ آئندہ سال وہاں پہنچ جائے گا۔ اس شہر میں سائنس کے تمام شعبوں میں تحقیقاتی کام کیا جائے گا۔ ان میں جوہری طبیعات ریاضی اور حساب لگانے والی مشینوں کی ایجاد کی طرف خاص طور پر توجہ کی جائے گی پروفیسر لاورنتیف نے توقع ظاہر کی ہے کہ اس شہر کا مشینی ادارہ ایسے مشینی انسان تیار کرے گا۔ جو کارخانے کے مزدوروں و فورمینوں حتیٰ کہ انجینئروں کی جگہ بھی لے سکیں گے۔

پروفیسر لاورنتیف نے کہا۔ کہ شہر کی تکمیل میں تقریباً تین سال لگ جائیں گے لیکن ریاضی اور جوہری طبیعات کے ادارے ایک ہی سال کے اندر کام شروع کر دیں گے ماہرین ریاضی کے کام کی نگرانی پروفیسر لیبی دیف کریں گے۔ جو پیمائشی آلات . . . . تیار کرنے کے ماہر اور نیا شہر آباد کرنے کی تجویز کے محرک ہیں انہوں نے پیشکش کی ہے۔ کہ وہ لینن گراڈ میں اپنی انسٹی ٹیوٹ چھوڑ کر سائبیریا میں آباد ہونے کے لئے تیار ہیں۔

"سائنسی دار الحکومت"

پروفیسر لاورنتیف نے مزید کہا کہ سائبیریا میں ایک "سائنسی دار الحکومت کی ضرورت نہ صرف اس لئے ہے۔ کہ مقامی صنعتوں کی ترقی میں مدد دی جائے۔ بلکہ اس کی ضرورت اس لئے بھی ہے۔ کہ ایسے شعبوں میں تحقیقات کی جا سکے۔ جو نئے اسالیب اور نئی مصنوعات کی انقلاب انگیز ایجاد میں معاون ہوتے ہیں۔

پروفیسر لاورنتیف نے یہ بھی بتایا کہ نئے شہر میں جوہری طبعیات کے جن ماہروں کو آباد کیا جائے گا۔ وہ سوویت یونین کے

ممتاز ماہر جوہری طبیعیات پروفیسر کرشاتیف کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

امریکی سفیر کا دورۂ مشرقی پاکستان

کراچی ۱۸ نومبر:۔ امریکی سفیر مسٹر جیمز لینگلے۔ مشرقی پاکستان کے پانچ روزہ دورے پر کل دہلی کے راستے ڈھاکہ روانہ ہوگئے۔ دہلی میں آپ بھارت میں امریکی سفارتخانہ کے حکام سے بات چیت کریں گے۔ اور ایک تقریب میں شرکت کریں گے۔ جس میں مشہور امریکی مغنیہ مس میرین اندرسن اپنے فن کا مظاہرہ کریں گی۔

میزائلوں کو تباہ کرنے والا ہتھیار

واشنگٹن ۱۸ نومبر:۔ امریکی فضائیہ کے سول سائنسدان ایک ایسا ایٹمی دفاعی ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔ جو دشمن کے ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک مار کرنے والے میزائلوں کو فضا میں روک کر انہیں وہیں تباہ کر دے گا۔

اس سے قبل امریکی فضائیہ نے اعلان کیا تھا۔ کہ ان کے ایک خود کار جیٹ طیارے نے اپنے اڈے سے پانچ ہزار میل دور تک پرواز کر کے ایک مصنوعی ہائیڈروجن بم کامیابی کے ساتھ پھینکا ہے۔

مغربی پاکستان کے ہومیوپیتھک بورڈ میں نمائندگی

لاہور ۱۸ نومبر:۔ مغربی پاکستان ہومیوپیتھک کونسل کی کنونشن میں آج ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ کہ وہ مغربی پاکستان ہومیوپیتھک بورڈ کے لئے صرف مستند ہومیوپیتھ ڈاکٹروں کو نامزد کریں۔ قرارداد میں کہا گیا"، کونسل کو معلوم ہوا ہے کہ بعض غیر مستند سابق ایلوپیتھک ڈاکٹروں کے نام بورڈ کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو صرف اس صورت میں بورڈ کا رکن بنایا جائے۔ اگر انہوں نے سات سال تک ہومیوپیتھی کی پریکٹس کی ہے۔ اور قواعد کے تحت وہ اس پریکٹس کے اہل قرار دئے جا چکے ہیں"۔

بھارت کے صوبہ بہار میں ہندی انگریزی کی جگہ نہیں لے سکی

عدالتوں اور سرکاری دفاتر میں ہندی زبان سے اظہار معذوری

پٹنہ ۱۸ نومبر۔ بھارت کے صوبہ بہار میں ابھی کئی سال تک انگریزی کی جگہ ہندی زبان دفتری سرکاری اور عدالتی زبان کی حیثیت اختیار نہیں کر سکے گی۔ حکومت اس سلسلے میں ایک بل پیش کرنے والی ہے۔ جس میں ہندی کی ترویج کئی سال تک ملتوی کر دینے کی سفارش کی جائے گی

۱۹۵۰ء میں ایک بل منظور ہوا تھا۔ جس کے تحت حکومت کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ایک اعلان کے ذریعہ صوبے کے مختلف علاقوں میں ہندی رائج کر دے اس مقصد کے لئے آخری تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن حکومت اس میں سخت ناکام رہی ہے اور اب وہ ایک ایسا بل پارلیمنٹ میں پیش کرنا چاہتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہندی کو سرکاری زبان کی حیثیت سے رائج کرنے کی مدت تین سال بڑھائی جائے مسودہ بل میں ان دشواریوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ہندی کو سرکاری زبان بنانے میں پیش آئیں گی ان میں بتایا گیا کہ سرکاری افسر اور دفتری عملہ ابھی تک اتنی تیزی سے فائلوں میں نہ نوٹ لکھ سکتا ہے اور نہ مراسلے جتنی کہ انگریزی میں لکھ سکتا ہے۔ ہائی کورٹ بھی اس بات کے حق میں نہیں ہے۔ کہ بعض اہم قوانین اور ضابطوں کے ہندی میں ترجمے اور ان سے پوری واقفیت سے پہلے انگریزی کی جگہ ہندی رائج کی جائے

نئی دہلی میں تین پاکستانیوں کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ دہلی کی پولیس نے تین پاکستانی باشندوں کو مقررہ عرصہ سے زائد قیام کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے ان کے نام یہ ہیں شیخ محمد دین محبوب خان اور (۴۲) محبوب خان کی بیوی ہاجرہ بیگم۔

چیچہ وطنی کے قریب راوی پر پختہ پل

منٹگمری ۱۸ نومبر۔ منٹگمری کے ضلعی ترقیاتی بورڈ نے یہاں ایک اجلاس میں چیچہ وطنی کے قریب دریائے راوی پر پختہ پل بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پل کی تعمیر کے بعد لائلپور اور منٹگمری کے درمیان آمد و رفت کے لئے بہت سہولت ہو جائے گی۔ پل کی تعمیر کے اخراجات منٹگمری اور لائلپور کے ڈسٹرکٹ بورڈ برداشت کریں گے۔ اور تیس فی صد اخراجات کی ادائیگی کے لئے حکومت سے درخواست کی جائے گی۔

قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس

کراچی ۱۸ نومبر، توقع ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس اس ماہ کے آخر تک کراچی میں منعقد ہوگا۔ جس میں پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے اور دوسرے اقتصادی مسائل پر غور ہوگا۔ اجلاس کی قطعی تاریخ کا اعلان جلد ہی کر دیا جائے گا۔ وزیر اعظم چندریگر اجلاس کی صدارت کریں گے۔

صنعتی لائسنسوں کے اجراء کی بنیاد

لاہور ۱۸ نومبر موجودہ شپنگ پیریڈ میں مندرجہ ذیل صنعتوں کے خام مال کے لئے درآمدی لائسنسوں کے اجراء کی بنیاد یہ ہوگی

(۱) بریکین لال ٹینیں اور پریشر لیمپ

پیریڈ میں مندرجہ ذیل صنعتی صارفین کو استحقاق کے بیس فی صد کی شرح سے جاری کئے جائیں گے۔

(۲) بجلی کا ساز و سامان۔ آلات اور متعلقہ اشیا کی تیاری کے لئے لائسنس صنعتی صارفین کو استحقاق کے بیس فیصدی شرح سے جاری کئے جائیں گے۔

میجر غنی کی لاش کراچی پہنچ گئی

کراچی ۱۸ نومبر۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کے رکن میجر غنی کی لاش بذریعہ طیارہ مغربی جرمنی سے کراچی پہنچا دی گئی ہے۔ آج رات پاکستانی فضائیہ کا ایک طیارہ آپ کی لاش ڈھاکہ لے جا رہا ہے۔ میجر غنی شجاعان عالم کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے بون گئے تھے۔ جہاں ان کا انتقال ہو گیا

وزیر اعظم مسٹر چندریگر کی طرف سے ڈویژنل کونسلیں قائم کرنے کی تجویز

یونٹ کے ڈھانچے میں بڑی تبدیلی سے انتخابات میں تاخیر ہو گی

لاہور ۱۹ر نومبر وزیر اعظم چندریگر نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ ون یونٹ کے قیام سے چھوٹے اور دور دراز کے علاقوں کے عوام کو جو مشکلات لاحق ہو گئی ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لئے عبوری تدبیر کے طور پر ــ ڈویژنل کونسلیں قائم کی جائیں۔

وزیر اعظم نے یہ تجویز حکومت مغربی پاکستان کے سینئر افسروں کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پیش کی۔ جو کل صبح گورنر ہاؤس کے دربار ہال میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں گورنر اختر حسین اور وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید کے علاوہ صوبائی کابینہ کے وزراء اور نائب وزرار بھی شریک تھے۔

وزیر اعظم نے کہا "ون یونٹ کا قیام عوام میں یک جہتی پیدا کرنے۔ ان کے دلوں سے صوبائی عصبیت دور کرنے اور نظم و نسق کے اخراجات معقول حد تک کم کرنے کے سلسلہ میں ایک عظیم اقدام ہے"۔

آپ نے کہا "ون یونٹ کے قیام کے وقت میں یہ اندازہ لگا لیا گیا تھا کہ اس سے انتظامی اور دوسرے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ جن کا اثر صوبائی دار الحکومت سے دور رہنے والوں پر زیادہ پڑے گا۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ابتداء میں یہ تجویز رکھی گئی تھی۔ کہ چھوٹے موٹے معاملات سے نمٹنے کے لئے کمشنروں کو وسیع اختیارات دئے جائیں۔ تاکہ ان معاملات کو صوبائی حکومت کے روبرو پیش کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ لیکن ایسا نہیں کیا جا سکا تاہم صوبائی حکومت اس مشکل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے متعدد متبادل تجاویز پر غور کرتی رہی"۔

وزیر اعظم نے بتایا "ان میں سے ایک تجویز یہ تھی۔ کہ بعض مقامی مسائل (جو صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں آئے ہیں) کے تصفیے کے لئے علاقائی ادارے قائم کئے جائیں"۔

مسٹر چندریگر نے کہا "ایسے اداروں کی موجودگی میں روز مرہ کے معاملات کو صوبائی حکومت کے پاس بھیجنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ کیونکہ اس صورت میں لازمی طور پر تاخیر ہوتی ہے۔ اور عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے"۔

وزیر اعظم نے تجویز پیش کی کہ صوبائی حکومت ڈویژنل کونسلیں قائم کرنے کی تجویز پر غور کرے جسے بعض خاص قسم کے معاملات سے نمٹنے کا اختیار حاصل ہو۔ آپ نے کہا ان کونسلوں کے اختیارات صوبائی حکومت کی پالیسیوں پر عملدر آمد تک محدود ہونے چاہئیں۔

کونسلوں کے لئے قانون

مسٹر چندریگر نے مزید کہا "عام انتخابات سے قبل ون یونٹ کے ڈھانچے میں کوئی بڑی تبدیلی نہ تو مناسب ہو گی۔ اور نہ قابل عمل کیونکہ اس کے لئے آئین میں ترمیم کی ضرورت پڑے گی۔ اور اگر آئین میں ترمیم کی گئی تو انتخابات میں تاخیر ہو گی یہ بات عوام کی خواہشات کے منافی ہو گی۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ انتخابات جلد از جلد منعقد ہوں"۔

وزیر اعظم نے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ انہوں نے ڈویژنل کونسلوں کے قیام کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اسے صوبائی اسمبلی میں ایک قانون منظور کر کے عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے"۔

قطعی تاریخ کا اعلان کرتے وقت احتیاط کریں

الیکشن کمیشن کی سیاسی لیڈروں سے استدعا

کراچی ۱۹ نومبر۔ قابل اعتماد ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض سیاسی لیڈروں کی ایسی تقریریں جن میں عام انتخابات کی تاریخ قطعیت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ الیکشن کمیشن کے لئے وجہ پریشانی بن رہی ہیں۔

الیکشن کمیشن یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر حالات کی مجبوری سے بیان کردہ تاریخ میں کوئی ردوبدل ناگزیر ہوا تو اس کی ذمہ داری سیاسی لیڈروں کی بجائے کمیشن پر ڈال دی جائے گی درآں حالیکہ الیکشن کمیشن اور حلقہ بندی کمیٹی کے نمائندوں نے حالیہ کانفرنس میں وزارتی ارکان پر یہ واضح کر دیا تھا کہ طریقہ انتخاب میں مجوزہ تبدیلی کے باعث انتخابی کمیشن کا کام ضرور طول پکڑ جائے گا اور عام انتخابات کے لئے ضروری انتظامات کی تکمیل میں پہلے سے زیادہ وقت صرف ہو گا۔ ان حالات میں کمیشن یہ محسوس کرتا ہے کہ گو کوشش اسی امر کی کی جائے گی کہ عام انتخابات نومبر ۱۹۵۸ء کے شروع میں ہو جائیں۔ تاہم سیاسی لیڈروں کی طرف سے قطعیت کے ساتھ نومبر ۵۸ء کی تاریخ کا بار بار اعلان مناسب نہیں۔

قابل اعتماد ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انتخابی کمیشن نے یہ استدعا کی ہے کہ برسر اقتدار سیاسی لیڈر اپنی تقریروں میں عام انتخابات کے لئے کسی قطعی تاریخ کا اعلان کرتے وقت احتیاط سے کام لیں۔

(نوائے وقت)

بھارت کو سونا سمگل کرنے کی کوشش

لاہور ۱۹ نومبر۔ تھانہ رحیم یار خان پولیس کی گشتی پارٹی نے حال ہی میں تین سمگلروں غلام محمد خیر دین اور غنی کو گرفتار کیا۔ یہ سمگلر بھارت جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے ساڑھے چودہ ہزار کی مالیت کا سونا برآمد کیا۔ سمگلر یہ سونا بھارت لے جانا چاہتے تھے۔ پولیس نے غلام محمد کی نشاندہی پر غنی کے گھر سے مزید دس تولہ سونا برآمد کیا جو بھارت لے جانے کے لئے رکھا گیا تھا۔

لارڈ پیتھک لارنس پشاور پہنچ گئے

لاہور ۱۹ نومبر۔ سابق وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس کل پشاور پہنچے۔ جہاں انہوں نے پشاور یونیورسٹی دیکھی۔ وہ کل دوپہر راولپنڈی پہنچیں گے۔ اور بدھ کی صبح کو ٹیکسلا کا میوزیم دیکھنے کے بعد شام کو لاہور پہنچ جائیں گے۔

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کو کل رات دو بجے تک بہت بیقراری رہی۔ اب بخار سے تو آرام ہے لیکن باقی عوارض بدستور اسی طرح ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت یابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(لطیف خالد۔ ربوہ)

دین کو سیاسی نظام سمجھنے کے مضرات و نتائج

(بقیہ صفحہ ۵)

رہنماؤں سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اجعل لنا الٰھا کما لھم آلھۃ (ہمارے لئے بھی ویسے ہی ظاہری معبود لا دو جس طرح آل فرعون نے اپنے ہاں بنا رکھے ہیں) تو یہ راہ نما (غالباً) اسلام کی ہی (غلط) محبت سے مغلوب ہو کر اس بات پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ چلتے ہوئے طریقوں کو آزمائیں اپنے مبرہن، مدلل اور واضح اصولوں کو ترک کریں۔ اور جو مزاج انہوں نے اپنی ابتدائی دعوت سے اپنے ساتھیوں کا بنایا تھا اسے خود اپنے ہاتھوں بگاڑیں اور جو ان کے ابتدائی رفیق اپنے مزاج بدلنے پر تیار نہ ہوں۔ اور الٹے وہ انہیں مجبور کریں کہ یہ اپنے پہلے راستے پر ہی گامزن رہیں تو یا یہ راہنما ان رفیقوں کو کاٹ پھینکنے پر مجبور ہوں۔ اور یا پھر ایسا ماحول تیار کر دیا جائے۔ کہ وہ منزل کو گم پا کر خود ہی ان سے کٹ جائیں۔

یہ اور اس طرح کے متعدد نقصانات ہیں۔ جو اسلام کو ایک سیاسی نظام سمجھنے کی وجہ سے رونما ہوئے۔ (باقی)

(المنیر لائلپور مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۵۷ء)